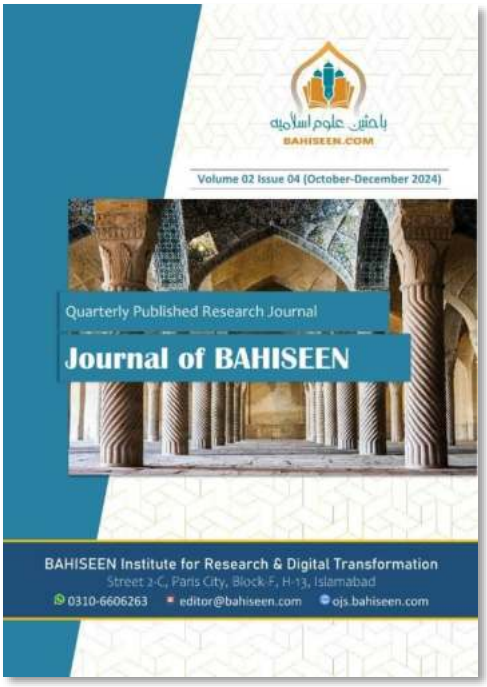


**Title**
Journal of BAHISEEN
**Issue**
Volume 02, Issue 04,
October-December 2024
**ISSN**
ISSN (Online): 2959-4758
ISSN (Print): 2959-474X
**Frequency**
Quarterly
**Copyright ©**
Year: 2024
Type: CC-BY-NC
**Availability**
Open Access
**Website**
ojs.bahiseen.com
**Email**
editor@bahiseen.com
**Contact**
+923106606263
**Publisher**
BAHISEEN Institute for Research & Digital Transformation, Islamabad

# یتیموں کی کفالت سے متعلق منہج نبوی اور معاصر قوانین؛ تجزیہ و تحلیل

# Prophetic Methodology and Contemporary Laws on Orphan Care: An Analytical Study

**Muhammad Haroon**
PhD Scholar, Department of Shariah,
Allama Iqbal Open University Islamabad
Email: mmmharoon623@gmail.com
**Paras Nazneen Gillani**
PhD Scholar, Department of Islamic Thought, History & Culture,
Allama Iqbal Open University Islamabad

## Abstract

This article explores the relevance and application of the Prophetic model of orphan care within contemporary legal and Islamic jurisprudence. It seeks to answer the research question: How can the teachings of Prophet Muhammad (PBUH) on orphan care be effectively incorporated into modern legal systems to protect orphans' rights? The objective is to analyses the challenges and opportunities in integrating Islamic principles with today's legal frameworks, focusing on orphan welfare. The research methodology involves analytical & comparative analysis of Islamic jurisprudence, including concepts like guardianship (Wilayah) and Waqf, alongside modern legal practices and international human rights standards. The study concludes that integrating Islamic teachings with contemporary legal systems not only upholds Islamic values but also establishes a robust global framework for orphan protection.

**Keywords:** Orphan Care, Islamic Jurisprudence, Legal Systems, Guardianship, Waqf

## تعارف

نبی کریم ﷺ تمام جہانوں کیلئے رحمت بن کر آئے ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ (107) ﴾ [1]

"اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا"۔

رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے ہمیں معاشرے کے افراد اور اجتماع دونوں کی کفالت سے متعلق تفصیلی ہدایات اور اسوہ حسنہ ملتا ہے۔ یتیموں کی کفالت چونکہ معاشرے کے بنیادی مسائل میں سے اور یہ ہر دور میں اہمیت کی حامل رہی ہے، اس لیے رسول کریم ﷺ کی سیرت کی روشنی میں اس کا مطالعہ اور موجودہ قوانین کا تجزیہ و تقابل اس حوالے سے بہت سے مسائل کو حل کرنے میں معاون اور مددگار ہے۔ زیر نظر مقالے میں یتیم افراد کی کفالت سے متعلق نبی کریم ﷺ کے منہج کی روشنی میں موجودہ قوانین کا تجزیہ و تحلیل پیش کیا گیا ہے۔

## لفظ یتیم کا معنیٰ

یہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لفظی معنی ہے تنہا، اکیلا۔ یہ اسم صفت ہے [2]۔ چونکہ یتیم رہ جانے والے کو کہتے ہیں تو ہر وہ شخص جس کے والد یا والدہ وفات پا جائیں چاہے وہ بالغ ہو یا نابالغ لڑکا ہو یا لڑکی جوان ہو یا بچہ وہ یتیم کہلاتا ہے جس طرح سیپ میں بند تنہا موتی کو دریتیم کہا جاتا ہے [3]۔

اصطلاح میں یتیم وہ ہوتا ہے جس کا باپ بچپن میں وفات پا جائے جب کہ ماں کی وفات کی صورت میں بچے کو عجی کہتے ہیں [4]۔

عموماً یتیم کا اطلاق اس بچے پر ہوتا ہے جس کا باپ نہ ہو خواہ ماں حیات ہی ہوں، ماں کی وفات کی وجہ سے بہت کم ہے بچے یتیم کہا جاتا ہے[5]۔ شرعی لحاظ سے یتیمی میں بلوغت کے بعد ختم ہو جاتی ہے فرمان نبوی ﷺ ہے:

(لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ)[6] "بلوغت کے بعد یتیمی نہیں رہتی"۔

مال یتیم کے متعلق بلوغت کے ساتھ رُشد کا بھی تذکرہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ﴾[7]

ترجمہ: "پھر اگر تم ان میں سمجھ بوجھ دیکھو تو ان کے مال ان کے سپرد کر دو"۔

نبی کریم ﷺ نے ان محروم افراد کو معاشرے کے بہترین افراد بنانے کے لئے خصوصی کاوشیں کی کیونکہ آپ ﷺ خود بھی یتیم تھے۔

## کفالت یتیم کا مفہوم

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: کافل الیتیم سے مراد وہ شخص ہے جو یتیموں کے تمام معاملات و مصالح کا نگران ہو۔[8] کفالت یتیم سے مراد یہ ہے کہ چھوٹے بچوں کے تمام معاملات اس طرح سے خیال رکھا جائے کہ اگر وہ نر ہے تو مرد کے برابر ہو جائے یا اگر لڑکی ہے تو اس کا نکاح کر دیا جائے[9]۔

## کفالت یتیم سے متعلق اسوہ نبوی ﷺ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

یتیم کا چونکہ کوئی حقیقی سرپرست نہیں ہوتا اس لیے ایسے افراد کے حقوق کا تعین از حد ضروری ہے قرآن کریم نے والدین اقرباء کے حقوق کے بعد یتامیٰ کے حقوق پر زور دیا۔

## انفاق اور احسان

اسلام میں انفاق فی سبیل اللہ کے مستحقین میں یتامیٰ کو بھی رکھا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ [10]

ترجمہ: "اے محمد ﷺ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ کس طرح کا مال (اللہ کی راہ میں) خرچ کریں، ؟ کہہ دو: کہ (جو چاہو خرچ کرو) لیکن جو مال خرچ کرنا ہو وہ ماں باپ قریب کے رشتہ دار، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کو (سب کو دو) اور جو بھلائی تم کرو گے اللہ اس کو جانتا ہے "۔

ایک انصاری خاتون اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ذریعے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ ان کی طرف سے ان کے خاوندں اور یتیم بچوں پر جو ان کے زیر کفالت ہیں صدقہ جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَهُمَا أَجْرَانِ، أَجْرُ الْقَرَابَةِ، وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ)[11]

ترجمہ: "ان کے لئے دو اجر ہیں، (ایک) قرابت نبھانے کا اجر اور (دوسرا) صدقہ کرنے کا اجر"۔

یتامیٰ پر احسان کرنے کا حکم قرآن و سنت میں موجود ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ﴾[12]

ترجمہ:۔اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ "۔

## اصلاح و خیر خواہی

معاشرے کے دیگر افراد کی طرح یتیم افراد کی تربیت اور اصلاح بھی بہترین کار خیر ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ﴾[13]

ترجمہ: "اور تم سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ ان کی اصلاح بہت اچھا کام ہے"۔

حدیث نبوی ﷺ ہے:

(عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺقَالَ: " مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلَّهِ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ، وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ، كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ " وَقَرَنَ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى)۔[14]

ترجمہ: "سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صرف اللہ تعالی کے لیے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا ہاتھ جتنے بالوں پر سے گزرے گا اس کو اتنے بالوں کے بقدر نیکیاں ملیں گی اور جس نے یتیم بچے یا بچی کے ساتھ احسان کیا تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے، ساتھ ہی آپ ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا"۔

## تحفظ مال اور حق کے شراکت داری

حقوق یتامیٰ میں اصل اہمیت طلب مسئلہ ان کے اموال کا تحفظ ہے۔ جو کہ قبل از اسلام غیر محفوظ تھا۔ قرآن کریم یتیموں کا مال اپنے مال سے ملانے سے بھی منع کرتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ﴾[15] ترجمہ: "اور ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ"۔

﴿إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا﴾[16] ترجمہ "یہ بہت بڑا گناہ ہے"۔

سورۃ النساء میں آگے مزید سخت تنبیہ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا﴾[17]

ترجمہ: "جو ظلم کے ساتھ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ در حقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے"۔

لیکن اگر نیت خیر خواہی کی ہو اور مقصد یتیموں کے مال کا تحفظ ہو تو ان کا مال کاروبار میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾[18]

ترجمہ: "اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو احسن ہو"۔

اس طرح ان کے مال کا تحفظ بھی ہو گا اور اس میں بڑھوتری بھی ہوتی رہے گی۔ یتیم کے مال کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے اس کو اپنے چلتے کاروبار میں شریک کر لینا جائز ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ﴾[19] ترجمہ: "اگر تم انہیں اپنے ساتھ شریک رکھو تو یہ تمہارے بھائی ہیں"۔

اسی طرح یتیم کے لیے مستقل معاش کا بندوبست بھی ممکن ہو جائے گا۔

## نرمی اور عدل و انصاف کا برتاؤ

یتیم کے ساتھ نرمی اور عدل و انصاف سے انسان دنیا میں عزت اور آخرت میں ثواب کا مستحق بن سکتا ہے۔ بلکہ جنت میں نبی کریم ﷺ کی قربت کا مستحق بھی بن سکتا۔ ارشاد ربانی ہے :

﴿وَأَنْ تَقُومُوا لِلْيَتَامَى بِالْقِسْطِ﴾[20] ترجمہ: "اور یہ کہ یتیموں کے لیے عدل و انصاف پر قائم رہو"۔

سخت رویہ روا رکھنے کی دین کا اجازت نہیں دیتا اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ﴾[21] ترجمہ: "پس تم تیم پر سختی نہ کرو"۔

قبل از اسلام کے ساتھ ظلم و زیادتی کی تفاصیل کتب سیرت و تاریخ میں موجود ہیں اس لئے اسلام نے اس محروم طبقے کے ساتھ عدل و انصاف کا حکم دیا ہے۔

## بنیادی ضروریات کی فراہمی

قرآن و سنت میں یتیم کو قیام کی سہولت فراہم کرنے کی بھی ترغیب ملتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾[22] ترجمہ: "اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں"۔

حدیث نبوی ﷺ ہے:

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ)[23]

ترجمہ: "مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ احسان کیا جائے"۔

دین اسلام نے تو مال غنیمت اور مال فیٔ میں بھی یتامی کا حصہ مقرر کر رکھا ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ﴾[24]

"اور جان لو جو کچھ مال غنیمت تم نے حاصل کیا ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے"۔

اور ایسا ہی حکم سورۃ الحشر میں مال فیٔ کی تقسیم کے حوالے سے بھی دیا گیا ہے۔ ان احکام کا بنیادی مقصد ہی یتیم کی بہتر انداز میں کفالت اور اس کو تمام بنیادی ضروریات زندگی فراہم کرنا ہے تا کہ وہ کسی کا محتاج نہ رہے۔

## تعلیم اور تربیت

آپ ﷺ نے کئی یتیم بچوں کی تربیت فرمائی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جب آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں تو ان کے پہلے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے یتیم بچے ان کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی بہترین تربیت فرمائی۔ حضرت عمر بن أبو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

(عَن عمر بن أبي سَلَمَة قَالَ: كنت غُلَامًا فِي حجر رَسُول الله ﷺ، وَكَانَت يَدي تطيش فِي الصحفة، فَقَالَ رَسُول الله ﷺ: " يَا غُلَام، سم الله، وكل بيمينك، وكل مِمَّا يليك ")۔[25]

ترجمہ: "انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی کفالت میں پرورش پانے والا ایک بچہ تھا (ایک دن کھانا کھاتے ہوئے) میرا ہاتھ پلیٹ میں (اِدھر اُدھر) گھوم رہا تھا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا بچے اللہ کا نام لو، (بسم اللہ پڑھو) دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ"۔

حضرت اُمّ سلمٰی رضی اللہ عنہا کی چھوٹی بیٹی، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ ﷺ کھیلتے اور محبت سے ان کو زینب کی بجائے زونیب پکارتے۔ یہ آپ ﷺ کی ان بچوں سے محبت وانسیت تھی، اس سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ محبت کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ ان کے مزاج، عمر اور ذہنی صحت کے مطابق ان کی تربیت کا بھی پورا خیال رکھتے تھے۔

بشیر بن عقبہ جُہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اُحد کے دن میری نبی کریم ﷺ سے ملاقات ہوئی (اس وقت صحابی نابالغ بچے تھے) تو میں نے پوچھا میرے والد کدھر ہیں آپ ﷺ نے فرمایا وہ شہید ہو گئے۔ یہ سن کر میں رونے لگا تو حضور ﷺ نے مجھے پکڑ کر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور اپنے ساتھ اپنی سواری پر بٹھا لیا اور فرمایا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں تمہارا باپ بن جاؤ اور عائشہ رضی اللہ عنہا تمہاری ماں۔[26]

جنگ موتہ میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضور ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے اور ان کے تینوں بیٹوں کو بلایا اور سینے سے لگا کر پیار کیا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سن کر ان کی بیوی رونے لگی تو نبی کریم ﷺ ان سب کو اپنے گھر لے آئے۔ تین دن سب آپ

ﷺ کے گھر مقیم رہے اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے چھوٹے فرزند عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نہایت شفقت کے ساتھ ہمیں اپنے ساتھ اپنے گھر میں کھانے میں شریک فرماتے تھے۔[27]

## نکاح

نکاح کے ذریعے انسان کی نگاہ اور کردار محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے یتیموں کے نکاح بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾[28]

"اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کے سوا جو عورتیں پسند ہیں دو دو یا تین تین یا چار چار ان سے نکاح کر لو"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(قَالَ رَسُولُ اللهِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ: حَقَّ الْيَتِيمِ، وَحَقَّ الْمَرْأَةِ)۔[29]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ میں دو کمزوروں یتیم اور عورت کی حق تلفی کرنا (تاکید کے ساتھ) حرام ٹھہراتا ہوں۔

## وراثت

فقہائے اسلام کے مطابق دادا کی زندگی میں جس پوتے کا باپ مر جائے تو وہ پوتا وراثت کے حقدار نہیں ہوتا بلکہ وراثت چچا کو ملتی ہے۔ جہاں تک یتیم کی پرورش کا سوال ہے تو شریعت کی رُو سے چاچا اس کے ولی ہوتے ہیں لہذا پرورش کی ذمہ داری بھی ان کی ہے۔ شریعت میں وصیت کا حکم اس لئے دیا گیا تھا کہ مرنے والے شخص کے ترکے میں سے خاندان کے مستحقین کو بھی حصہ مل سکے۔ لیکن وصیت صرف مال کے ایک تہائی حصے پر کی جاسکتی ہے۔ یہ گنجائش اس لیے رکھی گئی ہے کہ اگر کسی کے ورثاء میں یتیم پوتا، بیوہ بہو، بیوہ بہن ہو تو وہ ان کے حق میں وصیت کر جائے یوں قانونی وارثوں کے ساتھ ساتھ خاندان کے مستحقین کو بھی مدد فراہم ہو جائے گی۔

یتیم پوتے کی وراثت سے محرومی کے متعلق صریح آیت یا صریح حدیث موجود نہیں جس کو فقہائے کرام کے متفقہ فیصلے کی بنیاد قرار دیا جاسکے۔ چاروں فقہی مکاتب کا صلبی پوتے کی وراثت سے محروم ہونے پر اجماع ہے۔ پاکستان میں جب مسلم آرڈیننس 1961ء کا فیملی لاء کے نفاذ کیا گیا تو اس میں پوتے یا پوتی کو دادا کی وراثت میں مستحق قرار دیا گیا۔ علماء کی طرف سے اس پر بڑی تنقید ہوئی مگر یہ دفعہ اپنی اصل حالت میں موجود اور قانون کا حصہ ہے۔

دفعہ نمبر 4 کے مطابق یتیم پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں، دادا یا نان کے ترکے میں مطلقاً وراثت کے حق دار ہیں یعنی اگر کسی شخص کی صلبی اولاد کا اس کی زندگی میں انتقال ہو جائے۔ اور اس مرحوم کی آگے اولاد ہو جو عرف میں یتیم کہلاتے ہیں تو دادا یا نانا کی وفات کے بعد دادا یا نانا کے ترکے میں سے اس کے مرحوم بیٹے یا بیٹی کا جو حصہ ان کی حیات میں بنتا تھا وہی میراث اب ان کے بچوں یعنی یتیم پوتا یا پوتی کو ملے گی۔ باوجود اس کے کہ یتیم بچوں کے چچا، پھوپی یا ماموں یا خالہ حیات ہوں، المختصر یتیم پوتا یا نواسا دادا یا نانا کے ترکے میں میراث کے مستحق ہیں۔ تاہم اسلامی نظریاتی کونسل اور وفاقی شرعی عدالت نے اپنے فیصلے میں اس بات کا بھی اضافہ کیا ہے کہ دادا پر لازم ہے کہ وہ یتیم پوتے کے حق میں وصیت کر جائے۔ بصورت دیگر ورثاء پر مذکورہ اَولاد کو نفقہ ادا کرنا لازم ہو گا۔[30]

## کفالت یتیم سے متعلق معاصر قانونی نظام

### 1) ملکی قوانین

کفالت یتیم سے متعلق معاصر قوانین مختلف ممالک میں مختلف ہیں تاہم یہ قوانین رومن بچوں کے تحفظ اور فلاح و بہبود پر زور دیتے ہیں یہ تییموں کے حوالے سے اہم پاکستانی قوانین درج ذیل ہیں:

### آئین پاکستان:

**آرٹیکل 25 (1)**

اسکے تحت تمام شہری قانون کے سامنے برابر ہیں اور مساوی تحفظ کے حقدار ہیں، جو یتیموں پر بھی لاگو ہوتا ہے[31]۔

**آرٹیکل 37 (a)**

تشدد اور غیر انسانی سلوک کی ممانعت کرتا ہے، یتیم بچوں کو استحصال اور بدسلوکی سے بچاتا ہے[32]۔

### پاکستان بیت المال ایکٹ، 1991:

اس قانون کے تحت یتیم خانوں (Sweet Homes) کا قیام عمل میں لایا گیا، جہاں 4 سے 6 سال کی عمر کے یتیم بچوں کو رہائش، تعلیم، طبی سہولتیں، اور ہنر سکھانے کی سہولت فراہم کی جاتی ہے[33]۔

### نیشنل کمیشن فار چائلڈ ویلفیئر اینڈ ڈیولپمنٹ:(NCCWD)

بچوں کے حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کے کنونشن (UNCRC) کے نفاذ کی نگرانی اور سہولت کے لیے قائم کیا گیا۔ یہ کمیشن بچوں کو تشدد اور استحصال سے بچانے اور بچوں کے لیے دوستانہ معاشرے کی تشکیل کے لیے کام کرتا ہے[34]۔

### گود لینے اور سرپرستی کے قوانین

پاکستان میں گود لینے کا عمل مذہبی اور ثقافتی روایات کی وجہ سے پیچیدہ ہے۔ اسلامی قانون کے تحت گود لینا بطور نسب تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اس کے بجائے گارڈینز اینڈ وارڈز ایکٹ 1890 کے تحت سرپرستی کے انتظامات کیے جاتے ہیں۔ یہ قانون سرپرستی کا اجازت نامہ دیتا ہے لیکن باضابطہ گود لینے کا طریقہ فراہم نہیں کرتا۔ غیر مسلم والدین کو مسلم بچوں کی سرپرستی کے لیے اضافی قانونی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے[35]۔

### یتیم خانوں کی سہولیات

پاکستان میں، خاص طور پر بیت المال کے Sweet Homes کے تحت یتیم خانوں میں یتیم بچوں کی فلاح کے لیے درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

**مفت رہائش:** فیملی یونٹس میں فرنشڈ رہائش۔ **متوازن خوراک:** روزانہ متوازن غذا کی فراہمی۔ **تعلیم:** میٹرک تک معیاری تعلیم۔ **لباس:** یونیفارم، موسمی کپڑے، اور جوتے۔ **طبی سہولتیں:** سرکاری اسپتالوں کے ذریعے صحت کی خدمات۔ **ہنر سکھانے کے پروگرام:** روزگار کے مواقع بڑھانے کے لیے۔ **مشاورتی خدمات:** جذباتی اور نفسیاتی ضروریات کے لیے مدد[36]۔

## پاکستان پینل کوڈ1860ء

پاکستان پینل کوڈ میں یتامیٰ کے حقوق سے متعلق دفعات براہ راست موجود نہیں ہیں۔ تاہم ان قوانین میں ایسے اصول شامل ہیں جو بچوں کی فلاح اور تحفظ کو یقینی بناتے ہیں۔ اس ضمن میں درج ذیل دفعات اہم ہیں۔

- **سیکشن302:**

اس میں قتل کے مقدمات اور ان کی سزاؤں کا تعین کیا گیا ہے۔ اس میں بچوں کے تحفظ کا اصول شامل کیا گیا ہے۔ جس کا اطلاق یتیم بچوں پر بھی ہوتا ہے۔

- **سیکشن376:**

اس میں جنسی جرائم کی سزاؤں کا تعین ہے۔ جو یتیم بچوں کے تحفظ کے لیے اہمیت کا حامل ہے۔

- **سیکشن89:**

اس میں عمومی طور پر بچوں کی فلاح و بہبود اور دیکھ بھال کے عمومی اصول وضع کیے گئے ہیں[37]۔

### أ۔ چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ2010ء

چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ2010ء پاکستان میں بچوں کے حقوق کے تحفظ اور فلاح و بہبود کے لیے بنایا گیا ہے۔ اس ایک میں یتیموں کے بارے میں بھی دفعات شامل ہیں۔ چند اہم دفعات کا تذکرہ درج ذیل ہے:

**سیکشن2:** اس میں یتیم کی تعریف کی گئی کہ جن بچوں کے والدین حیات نہیں ہیں اس ایکٹ کے تحت ان کو تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

**سیکشن6:** اس سیکشن میں ان حکومتی ذمہ داریوں کی وضاحت کی گئی جو بچوں کے حقوق و تحفظ سے متعلق ہیں اس میں یتیموں کے لیے خصوصی اقدامات کا ذکر کیا گیا ہے۔

**سیکشن7:** اس میں ان ریاستی اور فلاحی اداروں کے قواعد و ضوابط کا تذکرہ ہے جو یتیم بچوں کو خدمات فراہم کرتے ہیں۔

**سیکشن9:** اس میں تمام بچوں بشمول یتیموں کی فلاح و بہبود کے لئے خصوصی منصوبوں اور سہولیات کی فراہمی سے متعلق اقدامات کی تفصیل ہے درج بالا دفعات یتیم بچوں کے تحفظ کے لیے اقدامات کو یقینی بناتی ہیں اور قانونی فریم ورک فراہم کرتی ہیں۔[38]

### 2) فلاح یتیم کے دیگر قوانین:

صوبائی سطح پر بھی مختلف قوانین میں یتیموں کے فلاح و بہبود کے لئے مخصوص دفعات شامل کی گئی ہیں:

### 3) عالمی سطح پر یتیموں کے حقوق سے متعلق قوانین

عالمی سطح پر حقوق یتیم سے متعلق مختلف کنونشنز اور معاہدے موجود ہیں جن کا تذکرہ درج ذیل ہے:

### أ. بچوں کے حقوق کے کنونشن(CRC)

یہ ایک بین الاقوامی معاہدہ ہے جو1989ء میں اقوام متحدہ نے منظور کیا۔ اس کا مقصد تمام بچوں بشمول یتیم بچوں کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔ اس کی اہم دفعات درج ذیل ہیں:

**آرٹیکل20:** یہ آرٹیکل یتیم بچوں کے تحفظ اور دیکھ بھال کے لیے خصوصی اقدامات کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور ان بچوں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت بھی دیتا ہے۔

**آرٹیکل 21:** اس میں بچوں کو گود لینے کا طریقہ کار اور ان کے حقوق واضح کیے گئے ہیں۔

**آرٹیکل 25:** اس میں بچوں کی کفالت کے لیے قائم ریاستی اداروں کی کے معیارات کو واضح کیا گیا ہے[39]۔

**ب. بچوں کے حقوق کے اضافی پروٹوکول(Optional Protocols to the CRC)**

اس میں دو پروٹوکول اہم ہیں جو خصوصاً بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے بنائے گئے ہیں۔

**پروٹوکول 1999ء:** یہ بچوں کے جنسی استحصال، بچوں کی تجارت، چائلڈ لیبر اور بچوں سے متعلق تشویش دہ رویوں سے متعلق ہے۔[40]

**پروٹوکول 2000ء:** یہ مسلح تنازعات میں بچوں کی شمولیت اور ان کے تحفظ سے متعلق ہے[41]۔

**ب. ہیگ کنونشن(Hague Convention):**

بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے یہ چند کنونشنز پر مشتمل ہے جن میں سے سب سے اہل درج ذیل ہے:

**ہیگ کنونشن برائے بین الاقوامی بچوں کی دیکھ بھال 1996ء:**

یہ خاص طور پر ان بچوں کے حقوق کے تحفظ سے متعلق ہے جن کے والدین کے مابین بین الاقوامی سطح پر اختلافات ہوتے ہیں۔ اس میں یتیم بچوں کا الگ سے ذکر نہیں مگر عمومی طور پر یہ بچوں کے حقوق کے تحفظ اور دیکھ بھال کی ضروریات پر زور دیتا ہے۔ یہ بین الاقوامی طور پر بچوں کو گود لینے کے اصول اور طریقہ کار کو بھی وضع کرتا ہے[42]۔

**ج. یونیسیف کا کردار**

بچوں کے حقوق کی نگہداشت سے متعلق اقوام متحدہ کے اس ادارے کا کردار قابل ذکر ہے۔ یہ بین الاقوامی سطح پر بچوں بشمول یتیموں کے تحفظ کے لیے پالیسی سازی کی وکالت کرتا ہے۔ اس ضمن میں مؤثر قوانین کی تجویز دیتا ہے اور ان پر عمل درآمد کے لئے رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔ اس ادارے کے تحت مختلف فلاحی پروگرامز چل رہے جو تعلیم صحت سے متعلق ہیں۔ یہ ادارہ بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے ڈیٹا اکٹھا کرتا ہے جو پالیسی سازی میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ قدرتی آفات کے دوران فوری مدد فراہم کرتا ہے اور بحران کے بعد یتیم بچوں کی بحالی کیلئے اقدامات کرتا ہے۔ یہ حکومت و غیر سرکاری تنظیموں اور دیگر بین الاقوامی اداروں کے ساتھ شراکت داری کی بنیاد پر کام کرتا ہے۔ اور یتیم بچوں کے مسائل کے حل کے لئے عوامی آگاہی بڑھانے کے لیے مہمات چلانے میں مدد کرتا ہے[43]۔

## کفالت یتیم سے متعلق شرعی اور بین الاقوامی قوانین کا تقابل

**1- حقوق کی نوعیت**

بین الاقوامی قوانین بچوں کے حقوق کی عالمی معیارات کے مطابق وضاحت کرتے ہیں۔ جب کہ شرعی قوانین کی بنیاد قرآن اور سنت اور اسلامی اصولوں اور روایات پر رکھی گئی ہے۔

**2- قوانین پر عمل درآمد**

عالمی قوانین رکن ممالک پر ان پر عمل درآمد کی ذمہ داری ڈالتے ہیں جب کہ شرعی قوانین اسلامی ممالک میں مذہبی اصولوں کی بنیاد پر نافذ العمل ہوتے ہیں۔

**3- معاشرتی اصول وضوابط**

عالمی قوانین بنیادی طور پر سیکولر ہوتے ہیں جب کہ شرعی قوانین کا دارومدار مذہب اور ثقافت پر ہوتا ہے۔

## در پیش چیلنجز

عالمی اور شرعی قوانین دونوں کو یتیموں کے حقوق و تحفظ کے حوالے سے چیلنجز در پیش ہیں۔ جن کا مؤثر حل تلاش کرنا وقت کی ضرورت ہے:

### 1) قانونی تضاد:

بین الاقوامی قوانین میں، مختلف ممالک کے قوانین میں اختلافات ہوسکتے ہیں۔ جس کی وجہ سے عالمی معیار کے مطابق ان پر عمل درآمد مشکل ہوتا ہے۔ جبکہ شرعی قوانین کی مختلف اسلامی ممالک میں تشریحات مختلف ہوتی ہیں جس کی وجہ سے ان کے عملی اطلاق میں اختلاف ممکن ہوسکتا ہے۔

### 2) عمل درآمد میں رکاوٹ

عالمی قوانین پر عملدرآمد کا طریقہ کار بعض ممالک میں کمزور ہوسکتا ہے جب کہ اسلامی قوانین کے بعض پہلو عالمی سطح پر مطابقت نہیں رکھتے جس کی وجہ سے ان کے عملی اطلاق میں مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔

### 3) ثقافتی و سماجی مشکلات

مختلف ثقافتی پس منظر اور سماجی رویوں کی وجہ سے یتیموں کے حقوق کی وضاحت اور ان پر عملدرآمد میں رکاوٹیں پیش آسکتی ہیں۔

### 4) وسائل کا فقدان

مالی وسائل کی کمی بھی یتیم بچوں کے لئے مناسب سہولیات کی فراہمی میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔اس سے یتیم بچوں کے لیے معیاری تعلیم اور صحت کی سہولیات کی فراہمی میں بھی مشکلات پیش آسکتی ہیں۔

## چیلنجز کا حل اور مستقبل کے لیے سفارشات

### 1. ملکی و عالمی قوانین میں ہم آہنگی

بین الاقوامی اور قومی قوانین میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے معاہدات کئے جائیں تاکہ دونوں نظاموں میں مطابقت لائی جاسکے۔ ملکی قوانین کی اصلاح کرکے ان کو عالمی معیارات سے ہم آہنگ بنایا جائے۔

### 2. عمل درآمد کے لیے مؤثر اقدامات

مؤثر نگرانی کے نظام کے ذریعے عالمی و ملکی سطح پر یتیموں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ مقامی حکام اور عوام کو قانونی تعلیم کے ذریعے بچوں کے حقوق سے متعلق آگاہی فراہم کی جائے۔

### 3. ثقافتی مطابقت اور آگاہی مہم

قوانین کو ثقافتی روایات سے ہم آہنگ بنایا جائے تاکہ ان پر عمل درآمد آسان ہو۔ یتیموں کی فلاح و بہبود سے متعلق آگاہی مہمات چلائی جائیں۔

### 4. وسائل کی فراہمی

تعلیم اور صحت کی سہولیات کو بہتر بنایا جائے اور اس کے لئے خصوصی فنڈنگ اور امداد فراہم کی جائے تاکہ یتیم بچوں کو معیاری خدمات فراہم کی جاسکیں،

### 5. بین الاقوامی تعاون کی ضرورت

مختلف ممالک اور عالمی فلاحی تنظیموں کے مابین تعاون بڑھایا جائے تجربات کا تبادلہ کیا جائے تاکہ بہترین نتائج حاصل کیے جاسکیں اور مشترکہ اقدامات کیے جاسکیں.

درج بالا اقدامات سے کسی حد تک درپیش چیلنجز کو کم کیا جاسکتا ہے اور یتیم بچوں کے حقوق کا تحفظ ممکن بنایا جاسکتا ہے اور بڑی حد تک ان بچوں کی زندگیوں میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔

### خلاصہ بحث

یتیموں کی کفالت اسلام میں ایک اہم دینی اور سماجی فریضہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے یتیم کی کفالت کرنے والے کو جنت میں اپنے قریب ہونے کی خوشخبری دی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق یتیموں کی کفالت میں ان کے مالی، تعلیمی، اور جذباتی ضروریات کی تکمیل شامل ہے، ساتھ ہی ان کے وراثتی حقوق کی حفاظت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین بھی کی گئی ہے۔ پاکستان کے آئین کا آرٹیکل 37 A ریاست پر یتیم بچوں کے حقوق کے تحفظ کی ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ بیت المال ایکٹ کے ذریعے یتیم بچوں کے لیے مالی وسائل فراہم کیے جاتے ہیں، جبکہ چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ 2010ء اور پاکستان پینل کوڈ 1860ء جیسے قوانین یتیم بچوں کے تحفظ اور ان کے ساتھ بدسلوکی یا استحصال کے خلاف سخت سزائیں تجویز کرتے ہیں۔ گود لینے کے قوانین کے ذریعے یتیم بچوں کو تحفظ دیا جاتا ہے، لیکن ان کے اصل نسب کو چھپانے کی ممانعت ہے تاکہ ان کے وراثتی حقوق محفوظ رہیں۔ نیشنل کمیشن فار چائلڈ ویلفیئر اینڈ ڈیولپمنٹ بچوں کے حقوق کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور ان کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ عالمی سطح پر اقوام متحدہ کے کنونشن (CRC) اور اس کے اضافی پروٹوکولز یتیم بچوں کے تحفظ، ان کے بنیادی حقوق کی ضمانت، اور ان کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں بہتری کے لیے رہنما اصول فراہم کرتے ہیں۔ یونیسیف بین الاقوامی سطح پر یتیم بچوں کی کفالت اور ان کے مسائل کے حل کے لیے سرگرم ادارہ ہے۔ اسلامی اصول اور عالمی قوانین کے تقابل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلامی تعلیمات یتیموں کی کفالت کو ایک اخلاقی، روحانی، اور دینی فریضہ سمجھتی ہیں، جبکہ عالمی قوانین میں یتیم بچوں کی کفالت کو انسانی حقوق اور سماجی انصاف کے تناظر میں اہمیت دی گئی ہے۔ یتیموں کی کفالت کے نظام میں کئی چیلنجز درپیش ہیں، جن میں وسائل کی کمی، قوانین پر مؤثر عملدرآمد کا فقدان، اور یتیم بچوں کے ساتھ امتیازی سلوک شامل ہیں۔ گود لینے کے عمل میں شفافیت اور اسلامی اصولوں کے مطابق طریقہ کار کو یقینی بنانا بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ ان چیلنجز کے حل کے لیے ضروری ہے کہ ریاستی سطح پر بیت المال اور چائلڈ پروٹیکشن قوانین پر سختی سے عملدرآمد کروایا جائے۔ اسلامی تعلیمات کو ملکی قوانین میں نمایاں حیثیت دی جائے تاکہ یتیموں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی کفالت کو زیادہ مؤثر بنایا جاسکے۔ عوام میں یتیموں کی کفالت کے بارے میں شعور بیدار کرنے کے لیے آگاہی مہمات چلائی جائیں اور ملکی و عالمی اداروں کے درمیان تعاون کو فروغ دیا جائے تاکہ یتیم بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے بہترین نتائج حاصل کیے جاسکیں۔

## حوالہ جات

[1] سورة الانبياء: 107

[2] ابن منظور، لسان العرب، بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1416ھ،

[3] کیرانوی، وحید الزمان قاسمی، القاموس الوحید، لاہور: ادارہ اسلامیات، 1910ء،

[4] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور: پنجاب یونیورسٹی، جلد 23، صفحہ 273۔

[5] جصاص، احمد بن علی رازی، احکام القرآن (ترجمہ: مولانا عبد القیوم) اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، س-ن، جلد 3، صفحہ 163۔

[6] السِّجِسْتاني، أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي، سنن أبي داود، الناشر: المكتبة العصرية، صيدا – بيروت، جزء 3، صفحه 115، حديث نمبر2873۔

[7] سورة النساء 6:4۔

[8] عسقلانی، ابن حجر، فتح الباری فی شرح صحیح البخاری، قاہرہ: دار الریان للتراث، 2005، جلد: 10، صفحہ 451۔

[9] سعدی، ابو حبیب، القاموس الفقہی، دمشق دار الفکر 1988ھ، صفحہ 322۔

[10] سورة البقرة 215:2۔

[11] القشيري، أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم، الجامع الصحيح «صحيح مسلم»، تركيا: دار الطباعة العامرة، 1334 ھ، جلد 3، صفحہ 80، حدیث نمبر 1000۔

[12] سورة النساء 36:4۔

[13] سورة البقرة 220:2۔

[14] أحمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، بيروت: مؤسسة الرسالة، 1998، جلد: 36، صفحہ: 747، حدیث نمبر: 22153۔

[15] سورة النساء 2:4۔

[16] سورة النساء 2:4۔

[17] سورة النساء 10:4۔

[18] سورة الانعام 152:6۔

[19] سورة البقرة 220:2۔

[20] سورة النساء 127:4۔

[21] سورة والضحیٰ 9:93۔

[22] سورة الدهر 8:76۔

[23] القزويني ،أبو عبد الله محمد بن يزيد بن ماجة ، سنن ابن ماجه، دار الرسالة العالمية، 1430 ھ - 2009 م، جزء 4، صفحہ 140، حدیث نمبر: 2678۔

[24] سورة الانفال 41:8

[25] الحَمِيدي ،محمد بن فتوح بن عبد الله بن فتوح بن حميد الأزدي الميورقي ، الجمع بين الصحيحين البخاري ومسلم، لبنان/ بيروت: دار ابن حزم ، 1423ھ - 2002م، جزء 3، صفحه 350، حدیث نمبر: 2819۔

[26] کاندھلوی، محمد یوسف، حیاۃ الصحابۃ (ملخص)، ملتان: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، جلد:2، صفحہ 713۔

[27] ابن سعد، محمد بن سعد، طبقات ابن سعد، بیروت، ط-ن، جلد:4، صفحہ 165۔

[28] سورة النساء 3:4۔

[29] النوري ، السيد أبو المعاطي محمد ، المسند الجامع،الكويت: دار الجيل للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت، الشركة المتحدة لتوزيع الصحف والمطبوعات، 1413 هـ - 1993 م، جزء 16، صفحه 285،حديث نمبر: 12471۔

[30] اسلامی نظریاتی کونسل، سالانہ رپورٹ: 14-2013، صفحہ نمبر 177۔

[31] Article 25(1) of the Pakistani Constitution states that "all citizens are equal before law and entitled to equal protection of law". See: Constitution of Pakistan, 1973.

[32] Article 37(a) of the Convention states that "no child shall be subjected to torture or other cruel, inhuman or degrading treatment or punishment". See: Constitution of Pakistan, 1973.

[33] مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے: https://www.pbm.gov.pk/psh.html

[34] مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے:
https://mohr.gov.pk/Detail/MzFjMTM5ODctODkwYS00NTUyLTk2NjQtMmNjZjEwNzJlN2Fk

[35] مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے: https://asadakhan.wordpress.com/2020/09/06/principles-and-practice-of-adoption-law-in-pakistan/

[36] مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے: https://www.pbm.gov.pk/psh.html

[37] Pakistan Penal Code (1860) Act No XLV of 1860.National Assembly of Pakistan.

[38] Child Protection Act,2010(Pakistan) Act No. 32 of 2010. National Assembly of Pakistan, Official Gazette of Pakistan.

[39] Convention on the Rights of the Child (CRC). Adopted by the General Assembly of the United Nations on November-20-1989. UN treaty collection.

[40] Optional Protocol of the CRC on the sale of children, child prostitution and child pornography, Adopted by the General Assembly of the UN on May 25, 2000.

[41] Optional Protocol of the CRC on the involvement of children in armed conflict, Adopted by the General Assembly of the UN on May 25, 2000.

[42] Hague Convention on the protection of children and co-operation in respect of Intercommunity adoption, adopted on May 29, 1993.

[43] UNICEF, Children in Emergencies, Assessed on 17 Sep 2024, https://www.unicef.org/emergencies.

## مصادرومراجع

القرآن الحکیم

- ابن سعد، محمد بن سعد، طبقات ابن سعد، بیروت، ط-ن۔
- ابن منظور، لسان العرب، بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1416ھ۔
- أحمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، بیروت: مؤسسة الرسالة، 1998۔
- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور: پنجاب یونیورسٹی، جلد 23۔
- اسلامی نظریاتی کونسل، سالانہ رپورٹ: 14-2013، صفحہ نمبر۔
- جصاص، احمد بن علی رازی، احکام القرآن (ترجمہ: مولانا عبدالقیوم) اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، س-ن۔
- الحَمِيدي، محمد بن فتوح بن عبد الله بن فتوح بن حميد الأزدي الميورقي، الجمع بين الصحيحين البخاري ومسلم، لبنان / بیروت: دار ابن حزم، 1423ھ-2002م، جزء 3۔
- السِّجِسْتاني، أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي، سنن أبي داود، الناشر: المكتبة العصرية، صيدا-بیروت، جزء 3۔
- سعدی، ابو حبیب، القاموس الفقہی، دمشق دار الفکر 1988ھ۔

- عسقلانی، ابن حجر، فتح الباری فی شرح صحیح البخاری، قاہرہ: دار الریان للتراث، 2005، جلد: 10۔
- القزويني، أبو عبد الله محمد بن يزيد بن ماجة، سنن ابن ماجه، دار الرسالة العالمية، 1430ھ--2009م، جزء 4۔
- القشيري، أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم، الجامع الصحيح « صحيح مسلم »، تركيا: دار الطباعة العامرة، 1334ھ-، جلد 3۔
- کاندھلوی، محمد یوسف، حیاۃ الصحابۃ (ملخص)، ملتان: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، جلد: 2۔
- کیرانوی، وحید الزمان قاسمی، القاموس الوحید، لاہور: ادارہ اسلامیات، 1910ء۔
- النوري، السيد أبو المعاطي محمد، المسند الجامع، الكويت: دار الجيل للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت، الشركة المتحدة لتوزيع الصحف والمطبوعات، 1413ھ-- 1993م، جزء 16۔

- Pakistan Penal Code (1860) Act No XLV of 1860.National Assembly of Pakistan.
- Child Protection Act,2010(Pakistan) Act No. 32 of 2010. National Assembly of Pakistan, Official Gazette of Pakistan.
- Convention on the Rights of the Child (CRC). Adopted by the General Assembly of the United Nations on November-20-1989. UN treaty collection.
- Optional Protocol of the CRC on the sale of children, child prostitution and child pornography, Adopted by the General Assembly of the UN on May 25, 2000.
- Optional Protocol of the CRC on the involvement of children in armed conflict, Adopted by the General Assembly of the UN on May 25 2000.
- Hague Convention on the protection of children and co-operation in respect of Intercommunity adoption, adopted on May 29, 1993.
  UNICEF, Children in Emergencies, Assessed on 17 Sep 2024, https://www.unicef.org/emergencies